حکیم محمد صدیق تارڑ کہتے ہیں:

میں آج بھی جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کی سیاست کا باغی ہوں

حکیم محمد صدیق تارڑ مرید کے ضلع شیخوپورہ میں قیام پذیر ہیں۔ 1935ء کے زمانہ میں مجلس احرار اسلام میں شامل ہوئے اور تاحال اس عہدوفا پر قائم ہیں۔ جدوجہد آزادی میں عملی طور پر حصہ لیا۔ قیدو بند کی صعوبتوں کو خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ وہ ان لوگوں میں سے ہیں جو عقیدہ و ایمان پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرتے اور ملک و قوم کیلئے خوشی سے مصائب برداشت کرتے ہیں وہ بے جگری کے ساتھ انگریز سامراج سے لڑے اور اسکا غرور اقتدار خاک میں ملا دیا طبیعت میں ظرافت و برجستگی کا یہ عالم ہے کہ اس بڑھاپے میں بھی ان کے قہقہے اور چست فقرے ماحول کو زندگی عطا کر دیتے ہیں۔ گزشتہ دنوں ایک مجلس میں وہ ماضی مرحوم کے اوراق پلٹ رہے تھے جنہیں میں نے اپنے قارئین کیلئے محفوظ کر لیا ہے حکیم صاحب فرما رہے تھے۔

1935ء کا دور مجلس احرار کی تاریخ میں انتہائی اذیت کا زمانہ تھا جب اپنوں کی رقابت نے انتقام کی آگ بھڑکائی اور فرنگی نے اس آگ پر ٹنوں کے حساب سے تیل ڈالا اپنے ٹوڈیوں سے خوب خدمت کی اور اس خدمت کے عوض میں مسجد شہید گنج کا ملبہ احرار پر ڈالا اور سیاست و اقتدار اپنے لے پالکوں کو عطا کیا مرزائی شیعہ اپنی مسلم دشمنی کی بنیاد پر انگریز کا ساتھ دے رہے تھے جاگیر دار اور سرمایہ دار بھی حق نمک ادا کرنے میں معروف تھے کمزور دل و دماغ رکھنے والے مسلمان احرار چھوڑ کر جا رہے تھے کہ میں مجلس احرار میں شامل ہوا مولانا عبدالحق شوق مرحوم روزنامہ احسان لاہور میں ملازم تھے احسان کی پالیسی چونکہ احرار کے سخت خلاف تھی شہید گنج کی تحریک عروج پر تھی احسان نے احرار کے خلاف زہر اگلنا شروع کیا تو مولانا شوق کی ان سے ٹھن گئی نتیجہ واضح تھا مولانا روزنامہ احسان کی ملازمت سے استعفیٰ دیکر مرید کے تشریف لے آئے۔ مولانا مجرد "جورو نہ جاتا اللہ میاں سے ناطا" انہوں نے ہمارے ہاں قیام کیا میرا عنفوانِ شباب تھا مولانا کی زندہ مجلس میں بیٹھنا فکرو نظر کی آبیاری کا سبب بنا اور رفتہ رفتہ احرار کے حلقۂ وفا کا اسیر ہو گیا احرار نے فرنگی کے خلاف جس بے جگری سے کام کیا وہ نہ جمعیت العلماء ہند میں ہم نے دیکھا نہ کانگریس میں۔ سکون، آرام اور عیش کوشی احرار کی فطرت میں ہی نہیں شاید انہی مردان احرار کو دیکھ کر اقبال نے کہا تھا

ازل سے فطرت احرار میں ہے دوش بدوش
قلندری و قبا پوشی و کلہ داری

ابھی شہید گنج کا ملبہ صاف نہ ہوا تھا کہ احرار نے فوجی بھرتی بائیکاٹ کی تحریک شروع کر دی۔ مسلم لیگ کانگریس اور جمعیت علماء ہند تینوں جماعتیں بالکل خاموش تھیں بلکہ مسلم لیگی لیڈر تو اس جبری فوجی بھرتی میں برابر کے شریک تھے۔ گجرات، جہلم، کیمبل پور سرگودھا اور ہزارہ کے اضلاع کے جاگیرداروں نے انگریز کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا مسلمان نوجوانوں کو انگریزی فوج میں بھرتی ہو جانے کی ترغیب دی اور انہی اضلاع کے بعض مولویوں اور پیروں کی خدمات بھی حاصل کی گئیں مجلس احرار ہندوستان کی واحد جماعت تھی جس نے 153۔ الف بھی توڑی اور جبری فوجی بھرتی کے خلاف پورے پنجاب اور ہندوستان بھر میں انگریز کے خلاف آگ بھڑکا دی۔ ہمارے مولانا

عبدالحق شوق مرحوم نے اس دھکتی آگ کے شعلوں کو خوب بھڑکایا۔ فرنگی کی اس چال کو ناکام کرنے کیلئے دن رات ان تھک محنت کی بالاخر مولانا گرفتار کر لئے گئے اور ڈھائی سال قید باشقت کی سزا بھگتنے کیلئے فیروز پور جیل بھیج دیئے گئے مرید کے میں احرار اسلام کی بنیاد ڈالنے والے مولانا شوق مرحوم تھے اور یہ فیضانِ شوق ہی تھا کہ میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے قدموں میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کر سکا۔ پھر میں حضرت کی خلوت و جلوت کے مشاہدات میں مستغرق رہا اور جی بھر کے شاہ جی کی توجہات سے فیض پایا۔ یہ انہی کا فیض ہے کہ مجھ جیسا ان پڑھ غریب، بے یار و مددگار آدمی اپنے علاقہ کے بڑے بڑے جابروں بدمعاشوں اور لیگیوں سے ٹکرا گیا اور ہمیشہ عزت و آبرو پائی۔ بڑے ہولناک معرکے ہوئے، اذیت ناک مرحلے آئے لیکن میرے قدم نہ ڈگمگائے۔ "تحریک فوجی بھرتی بائیکاٹ" میں دوسرا ڈکٹیٹر میں بنا اور اپنی ابتدائی تربیت کے مطابق پورے علاقہ میں جدوجہد کرتا رہا اور آج تک مجلس احرار کے پلیٹ فارم پر مستعد کھڑا ہوں۔ مجھ میں آج بھی وہی دم خم ہے جو یہ فیضِ صحبت پیر بخاری مجھے ملا ہے۔ میں آج بھی جاگیرداروں کارخانے داروں اور سرمایہ داروں کی سیاست کا باغی ہوں جب تک میری جان میں جان ہے اور دل میں ایمان ہے میں مجلس احرار اسلام کا مشن لیکر بڑھتا رہونگا۔ میرا مال میری جان میری آل اولاد سب کچھ احرار کا ہے۔ اس لئے کہ احرار دین کے اقتدار، استحکام اور دینی اقدار کے تحفظ کے لئے اپنے آپ کو وقف کئے ہوئے ہیں۔

قرآن کریم کا شکوہ

مجھ سے عقیدت کے دعوے اور قانون پہ راضی غیروں کے
یوں بھی مجھے رسوا کرتے ہیں ایسے بھی ستایا جاتا ہوں
(ماہر القادری)

❋

قانون انسدادِ فواحش

"یہ ایک سورۃ ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے اور اس کے احکام ہم نے ہی فرض کئے ہیں اور ہم نے اس میں صاف صاف آیتیں نازل کی ہیں تاکہ تم سمجھو--- بدکار عورت اور بدکار مرد سو دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے لگاؤ--- اور تمہیں اللہ کے معاملہ میں ان پر ذرا بھی رحم نہ آنا چاہیئے اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور ان کی سزا (دیکھنے کیلئے) کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر رہنا چاہیئے"--- (سورۃ النور آیت 1، 2، پ 18)

--------------(اور)--------------

"چور خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔ یہ ان کی کرتوت کا بدلہ ہے اور اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے"۔ (سورۃ المائدہ آیت 38، پ 6)

منتظر ہے یہ جہاں آئین پیمبر کا آج
ورنہ سب بیکار ہے جمہور ہو یا تخت و تاج

مرسلہ:- فقیر عبدالواحد بیگ الرحوم پنشنر محلہ سادات دہلی گیٹ ملتان۔